REGD. No. L. 5254

206

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳ | ۵ امان ۱۳۲۸ ہش | ۴ جمادی الاول ۱۳۶۸ھ | ۵ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۵۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ ماہِ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پاؤں میں درد کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی صحت نسبتاً اچھی ہے احباب دُعائے صحت فرمادیں

محترم نواب عبداللہ خاں کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

محترم نواب صاحب کو رات نیند اچھی آگئی ۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت بدستور پہلے جیسی ہے آج مثانہ کی سوزش کی وجہ سے بخار تیز ہوگیا نیز مثانہ کی سوزش کی وجہ سے بے چینی اور تکلیف رہی۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

"میں پاکستان کی خاطر ادنےٰ سے ادنےٰ کام کرنے کیلئے تیار ہوں" (لیاقت)

کراچی ۴ مارچ آج پارلیمنٹ میں بحث کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا۔ پاکستان ہمارے پاس ایک مقدس امانت ہے۔ جس کی حفاظت ہم ہر قیمت پر کریں گے۔ ہم پاکستان کی خاطر جئیں گے اور اسی کے لئے اپنی جان دینگے۔ مشرقی پاکستان کے دفاع کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ مشرقی پاکستان کا دفاع ہمارے پاکستان کا دفاع ہے جہاں تک بھرتی کا سوال ہے۔ وُہ مُلک کے ہر حِصّہ سے لی جائیگی۔ لیکن اس رائے سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے دفاع کے لئے صرف اسی علاقہ کے لوگوں کو بھرتی کیا جائے آپ نے مشرقی پاکستان کے ممبروں سے اپیل کی۔ کہ وُہ ملک میں ایسا جذبہ پھیلائیں۔ جس کے نتیجہ میں وُہ فوج میں زیادہ سے زیادہ بھرتی ہوں۔

آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہم دُنیا کی قوموں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔

اور خصوصاً ہندوستان کے ساتھ جو ہمارا قریب ترین ہمسایہ ہے کبھی بھی ناخوشگوار تعلقات برداشت نہیں کر سکتے۔ ہماری ہر ممکن کوشش یہی رہی ہے کہ اس سے بہتر سے بہتر تعلقات قائم کریں۔

انہوں نے کہا۔ لڑائی کسی صورت میں بھی بہتر نہیں ۔ یہ دونوں مُلکوں کی تباہی کا موجب ہوگی اور کسی تیسری طاقت کو جو للچائی ہوئی نظروں سے ہماری طرف دیکھ رہی ہے حرف گیری کا موقع مل جائیگا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان اس تاریکی کو جو اسوقت تمام دُنیا میں چھائی ہوئی ہے دُور کرنیکا موجب ہوگا

ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا آپ لوگوں کو اب ذہنیت بدل لینی چاہیئے اور حکومت کے کاموں پر اس انداز سے نکتہ چینی نہیں کرنی چاہیئے۔ جسطرح غیر منقسم ہند کی حکومت پر کیجاتی تھی۔ وہ حکومت بیگانہ تھی اور آپکی پرواہ نہ کرتی تھی۔ لیکن یہ آپکی اپنی حکومت ہے اور اسے آپ کا بہت زیادہ احساس ہے اگر آپ اسمیں کوئی نقص دیکھیں تو آپ اسے بدل سکتے ہیں۔ آپ نے کہا جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں اگر سمجھوں کہ میں ملک کے لئے بطور چپڑاسی کے زیادہ بہتر کام کر سکتا ہوں تو میں اسے سعادت سمجھوں گا۔

یو۔پی کے قائمقام گورنر کا تقرر

الٰہ آباد ۴ مارچ ۔ الٰہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر بدھو بھوشن ملک کو سروجنی نیڈو کی وفات کے بعد یو۔پی کا عارضی گورنر بنایا گیا ہے انکی جگہ مسٹر جسٹس محمد ولی اللہ کو چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔

ریلوے مُلازمین کے مُطالبات

ڈھاکہ ۴ مارچ ۔ مشرقی پاکستان کے ریلوے ملازمین نے گزشتہ دنوں ریلوے حُکام کے سامنے کچھ مطالبات رکھے تھے۔ جنرل منیجر ریلوے نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ تنخواہ کمشن کی سفارشات کے نتیجہ میں ان کا مطالبہ پورا ہوگیا۔ مکانات کی دقت کا جہاں تک سوال ہے حکومت اس کو رفع کرنے کے لئے جس قدر بھی مکانات میسر آسکتے ہیں۔ ان پر قبضہ کر رہی ہے۔ نیز نئے مکانات تعمیر کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ عملہ کی تخفیف کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملازمین ریلوے کو حتی الامکان ملازمت سے فارغ نہ کیا جائے۔ اور اگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے عملہ میں کمی ناگزیر ہو جائے۔ تو ان ملازمین کو دوسرے محکموں میں تبدیل کر دیا جائے۔

جگجاکارتا میں جمہوری فوجوں کا داخلہ

جگجاکارتا ۴ مارچ ۔ جمہوریہ انڈونیشیا کی فوجیں آج جگجاکارتا میں فاتحانہ داخل ہوگئیں انہوں نے بہت سے ولندیزی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا اور بہت سے مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہو گئے ولندیزوں نے جن محب الوطنوں کو جیلوں میں ڈال رکھا تھا اُن میں سے اکثر کو رہا کرا لیا گیا ہے۔

جودھپور اور حیدرآباد کے درمیان گاڑیوں کی آمدورفت

جودھپور ۴ مارچ ۔ جودھپور اور حیدرآباد سندھ کے درمیان ریلوے کا سلسلہ دوبارہ جاری ہونے کا امکان پیدا ہو رہا ہے۔ ریاست کے سرکاری حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ وُہ خطرات جو لاہور اور امرتسر کے درمیان ریلوں کے جاری ہونے کی وجہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہاں مفقود ہیں۔ عوام میں فرقہ وارانہ کشیدگی نہیں ہے اس کے علاوہ دونوں مُلکوں کے ریلوں کے محکموں میں بھی کوئی چیز بھی مابہ النزاع نہیں ہے ریلوے سامان کی تقسیم نہایت منصفانہ طریق پر ہو چکی ہے۔ البتہ گزشتہ ایک سال کی آمدن کا فیصلہ کرنا باقی ہے۔ جس کے لئے پاکستانی وفد جودھپور میں حسابات کی پڑتال کر رہا ہے۔

نئی دہلی ۴ مارچ ۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جو مسافر پاکستان سے ہندوستان آتے ہیں۔ وُہ اپنے ہمراہ پچاس روپیہ سے زیادہ کے نوٹ نہ لائیں۔

ناروے سے مبصروں کی آمد

نئی دہلی ۴ مارچ ۔ ناروے سے اتحادی کمشن کے دو اور مبصر کشمیر کے ہندوستانی علاقہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اب انکی کل تعداد گیارہ ہو گئی ہے۔ امید ہے چند دنوں تک مزید مبصرین پہنچ جائیں گے۔

کشمیری پناہ گزینوں کو طیاروں کے ذریعہ خوراک

راولپنڈی ۴ مارچ ۔ جنرل ہیڈکوارٹر کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے ہوائی جہازوں نے بُدھ کے روز پونچھ اور ہجیرہ کے پناہ گزینوں کیلئے خوراک پھینکی۔ پونچھ میں تین ہزار پناہ گزین اور ہجیرہ میں گیارہ ہزار ہیں۔

جمہوریہ گول میز کانفرنس میں شریک نہ ہوگی

ہیگ ۴ مارچ ہیگ میں ولندیزوں کی جو گول میز کانفرنس انڈونیشیا کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے قائم ۴ ہونیوالی ہے۔ اس میں جمہوریہ انڈونیشیا نے شرکت سے انکار کر دیا ہے۔

مسز نائیڈو کی وفات پر
برطانوی اخباروں کا خراج عقیدت

لندن ۴ مارچ ۔ مسز سروجنی نائیڈو کی وفات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے "مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے کہ تقسیم کے بعد کے ایام میں جب وُہ گورنر یو۔پی تھیں۔ تو اُنہوں نے دکھا دیا کہ ہندو مسلم اتحاد پر اُن کا نظریہ محض ادبی رویہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک گہرا عقیدہ ہے۔

"ایک بڑی حد تک یہ اُن کا اثر تھا۔ جس نے صوبہ یو۔پی کو ہمسایہ پنجاب کے لرزہ خیز واقعات سے بچائے رکھا۔ اُنہوں نے مسلم اقلیت کو بڑی پھرتی سے ڈھانکے رکھا۔"

"مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے کہ وُہ ایک غیر مذہبی اور غیر فرقہ وارانہ حکومت کے نظریہ کا زندہ مجسمہ تھیں۔ (استار)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلوڈ روڈ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولندیزی انڈونیشیا میں کٹھ پتلی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں

ان کی نئی تجاویز بالکل بے معنی اور کھوکھلی ہیں

کراچی ۴ر مارچ۔ انڈونیشیا کے متعلق تازہ ترین ولندیزی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کراچی میں جمہوریہ کے دفتر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس میں کسی تبدیلی کا وعدہ نہیں کیا گیا ہے۔ اور اطمینان بخش حل معلوم کرنے کی جو ضروری شرائط ہیں وہ اس میں موجود نہیں ہیں۔ اور یہ کہ جمہوریہ انڈونیشیا اقوام متحدہ کو نظر انداز کرنے کی کوشش کو کبھی کامیاب نہ ہونے دیگی۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ کاغذ پر تحریر شدہ یہ تجویز بہت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اسے اس نظریہ سے دیکھا جائے کہ انڈونیشی سوال کے متعلق اقوام متحدہ کی مجلس خیرسگالی کی پُرامن کوششوں کو ولندیزی ہمیشہ ناکام بناتے آئے ہیں۔ تو یہ تجویز انتہائی مایوس کن نظر آئے گی۔

اب ولندیزی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے مقرر کردہ وقت سے پیشتر ہی اختیارات منتقل کر دیں گے۔ اس سے پیشتر مجلس تحفظ میں نیدرلینڈ کے نمائندہ نے بیان کیا تھا۔ کہ ہالینڈ ولندیزی فوجوں کے انخلاء اور یکم جولائی ۵۰ء تک انتقال اختیارات کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کے حکم کو منظور نہیں کرسکتا۔ ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اب انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ فوجی مہم کوئی تر نوالہ نہیں ہے۔ اور اس پر ہالینڈ کا زر کثیر خرچ ہوگا۔ اور بہت سی جانیں ضائع جائیں گی چنانچہ وہ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مجوزہ ریاستہائے متحدہ کو اس قرض کا وارث بنا دیا جائے۔ جو انڈونیشیا میں فوجی سرگرمیاں کرنے سے ان پر چڑھ گیا ہے۔

یہ کہنا کہ فیڈرل گورنمنٹ یہ فیصلہ کرے گی کہ آیا نظم و نسق برقرار رکھنے کے لئے ولندیزی فوجیں) انڈونیشیا میں رہیں گی یا نہیں۔ اور اسکے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہنا کہ انڈونیشیا کی ریاستہائے متحدہ کی فیڈرل حکومت جمہوریہ کی شرکت کے بغیر بھی قائم کر دی جائے گی۔ حقیقت میں اس بات کا ایک تعجب خیز اعتراف ہے۔ کہ وہ وہاں ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایسی حکومت ولندیزی مطالبات منظور کرنے پر تیار ہو جائے گی۔ اس دفعہ ولندیزیوں نے بظاہر فیاضانہ پیشکش کی ہے کہ انتقال اختیارات کے بعد ولندیزی فوجیں انڈونیشیا کے زیر کمان رہیں گی۔ یہ پیشکش اس سابقہ ولندیزی نظریہ کے بالکل برخلاف ہے۔ جس کی وجہ سے موجودہ جنگ شروع ہوئی تھی۔

سب سے آخر میں ہم اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ اقوام متحدہ اپنے احکام کے متعلق ولندیزی رویہ سے مطمئن نہیں ہے۔ کیونکہ ولندیزی جنگ بند کرنے کے حکم کو عملی جامہ پہنانے سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ اسی لئے کمیشن نے ہیگ میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے متعلق ولندیزی دعوت نامہ کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ (ا سٹار)

مارچ کے آخر میں عرب لیگ کونسل کا اجلاس منعقد کرنے کی کوشش

لیگ کے منشور میں ترمیم کی تجاویز

قاہرہ ۴ر مارچ۔ عرب لیگ کو اب بھی یہ امید ہے۔ کہ وہ مصر کو اس ماہ کے اخیر میں لیگ کونسل کا اجلاس بلانے پر راضی کرلے گی۔ عرب لیگ کے منشور میں ایک عام اجلاس مارچ کے اخیر میں منعقد کرنے کی دفعہ موجود ہے۔ مصر جس کی پالیسی عرب لیگ سے ہٹ کر وزارت خارجہ کے سپرد ہوگئی ہے۔ موجودہ صورت میں کونسل کے اجلاس کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ لیکن شام اس اجلاس کے منعقد کرنے کا حامی ہے۔ اور اس کا کہنا ہے۔ کہ اس سے مصر کو اس امر کا موقع مل جائے گا۔ کہ وہ لیگ کے منشور میں اپنی اور عرب ممالک کی پالیسی کے مطابق ترامیم کر سکے۔ شرق اردن اور عراق جو صلح و امن کی گفت و شنید اور بیت المقدس و مہاجرین کے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ عرب ریاستوں کی جداگانہ پالیسی میں ربط رکھنے کے لئے عرب لیگ کی کونسل کے اجلاس کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ مصر کی ایک باخبر شخصیت نے اسٹار کو بتایا کہ اگر کونسل کا اجلاس ہوتا بھی ہے۔ تو وہ منشور کے مطابق ایک معمولی اجتماع ہوگا۔ درحقیقت عرب لیگ کے کوئی نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔ کیونکہ مصر نے عرب ہمسایوں سے متعلق اپنی پالیسی کا نئے سرے سے تعین کر لیا ہے۔ (ا سٹار)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

خوشی کی دو تقریبیں

جماعت میں یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ گزشتہ اتوار اور پیر (یعنی ۲۷-۲۸ فروری) کی درمیانی شب کو خدا تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا داؤد احمد سلمہ کو لڑکی عطا کی۔ اور آج صبح (یعنی ۴ر مارچ کو) صاحبزادہ میاں عباس احمد خان سلمہ کے گھر لڑکا تولد ہوا۔ ہم ان دونوں خوشیوں پر صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور نواب زادہ میاں عبد اللہ خان صاحب اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو نومولودوں کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ اور جماعت کے لئے برکت و رحمت کا باعث بنائے۔ آمین (ادارہ)

یونان میں ایک لڑکی کو سزائے موت

ایتھنز ۴ر مارچ۔ یونان کی ایک فوجی عدالت نے جن پانچ طلباء کو تباہ کن سرگرمیوں کے جرم میں سزائے موت دی ہے۔ ان میں سے ایک لڑکی بھی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پریوی کونسل اس کی رحم کی درخواست پر غور کریگی۔ (ا سٹار)

سندھ مسلم لیگ کی صوبائی کانفرنس

کراچی ۴ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سال رواں کے لئے ایک تفصیلی پروگرام تیار کرنے کے واسطے اس ماہ کے تیسرے ہفتہ میں سندھ کی صوبائی مسلم لیگ کی ایک کانفرنس لاڑکانہ میں منعقد ہوگی۔

اس کانفرنس میں سندھ کے سیاسی مجلسی اور اقتصادی حالات کا جائزہ لیا جائے گا۔ اور وہ صوبائی مسلم لیگ کو اس کی حالت بہتر بنانے کے طریقے بتائے گی۔ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ لاقانونیت۔ جہالت اور تباہی کے طریقہ کی وجہ سے اقتصادی عدم انضباط جیسی خرابیوں سے سندھ تکالیف اٹھا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے اس سلسلہ میں ۹ نکات کا ایک پروگرام تیار کر لیا ہے۔ توقع ہے۔ کہ اس کانفرنس میں صوبہ کے ہر حصہ کے نمائندوں کے علاوہ باہر کے بھی کچھ ممتاز لیگی لیڈر شریک ہوں گے۔ (ا سٹار)

عمان اور واشنگٹن میں سفارتی تعلقات

عمان ۴ر مارچ۔ شرق اردن امریکہ کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر رہا ہے۔ اور توقع ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر تک ایک لیگیشن واشنگٹن میں قائم ہو جائے گی۔ اور ایک وزیر کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔

تودہ پارٹی کے چودہ اشخاص کے خلاف مقدمہ

طہران ۴ر مارچ۔ تودہ پارٹی کے چودہ اشخاص پر ایک فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ جن پر آئینی شہنشاہیت کو ختم کر دینے اور ایران کے ایک حصے کو الگ کر دینے کے سلسلہ میں سازش کرنے کا الزام ہے۔ مقدمہ میں عام داخلے کی اجازت ہے۔ اور ملزموں کی اپنی پسند کا وکیل ان کی پیروی کر رہا ہے۔ (اسٹار)

روس کو ناروے کا جواب

اوسلو ۴ر مارچ۔ کل روس نے ناروے کے ساتھ معاہدہ کی جو پیشکش کی تھی۔ کل رات ناروے کی حکومت کی طرف سے اس کا جواب روسی سفیر مقیم اوسلو کے حوالے کر دیا گیا۔ اس جواب کا متن ناروے پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس سے قبل شائع نہیں کیا جائیگا۔

پنجاب یونیورسٹی کراچی میں اپنا سنٹر نہیں کھولیگی

لاہور ۳ر مارچ۔ پنجاب یونیورسٹی کا ایک اخباری اعلان مظہر ہے۔ کہ سندھ یونیورسٹی نے پنجاب یونیورسٹی کو میٹرکولیشن کے اس امتحان کے لئے جو ۱۲ر مارچ کو شروع ہونے والا ہے کراچی میں سنٹر کھولنے کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے وہ امیدوار جو کراچی سے داخلے بھیج چکے ہیں۔ وہاں امتحان میں بیٹھنے کی سہولت حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اندریں حالات پنجاب یونیورسٹی مجبور ہے۔ کہ ان تمام امیدواروں کے لئے امتحان کا انتظام لاہور میں کرے۔ چنانچہ انہیں اب لاہور آنا پڑے گا۔ اور قیام و طعام کا انتظام خود کرنا

سپین بھی امریکہ سے قرض لینے کا خواہشمند ہے

میڈرڈ ۴ر مارچ۔ امریکہ سپین کو پانچ کروڑ پونڈ قرضہ دے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ میڈرڈ میں امریکی سفارت خانہ امپورٹ ایکسپورٹ بنک کے ذریعہ اس رقم کے قرضے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔ بلجیئم کے بنکر بھی ڈیڑھ کروڑ پونڈ کے ایک قرضے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ جو بلجیئم کے سامان کی خرید کے لئے اسپین کو دیا جائے گا۔

(ا سٹار)

زلزلے کے جھٹکے

— سٹاف رپورٹر —

لاہور ۴ر مارچ۔ آج ۱/۲ ۴ بجے کے بعد لاہور میں تین ساڑھے تین منٹ تک متواتر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ بعض تین منزلی عمارتوں کے بالائی حصے تو ایک ڈیڑھ منٹ تک جھولتے محسوس ہوئے۔

بعض پرانی اور گلی ہوئی عمارتوں کی دراڑیں کھل گئیں۔ لوگ دیر تک مکانوں سے نیچے اتر کر میدانوں اور سڑکوں پر سراسیمہ دعائے مسنونہ کی تلاوت کرتے رہے

روزنامہ الفضل

۵ مارچ ۱۹۴۹ء

ہمارے سامنے نہایت اہم کام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کل ہم نے "تاریخ احمدیت کے چند نقوش" کے زیر عنوان چند مسلمان اکابر کی آراء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کی خدمات اسلام کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیر قیادت ہوئی ہیں پیش کی تھیں۔ جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ وہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اور وہ اس عقیدے کے زیر اثر اپنا تن من دھن تبلیغ اسلام کے لئے صرف کر رہی ہے۔ بے شک اس وقت یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور اس کے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ لیکن ان چند آراء سے بھی جو ہم نے کل پیش کی ہیں۔ اس کام کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہم یہ معروضات خودستائی یا کسی اجر کی امید میں پیش نہیں کر رہے۔ ہماری غرض اس سے صرف اتنی ہے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے ایک عملی مثال پیش کریں۔ اور ان کو دکھائیں کہ اگر تہیہ کر لیا جائے۔ تو باوجود بے انتہا روکاوٹوں اور معذوریوں کے بھی اسلام کی گاڑی کو کس طرح آگے دھکیلا جا سکتا ہے۔ اور وہ اسلامی کہلانے والی جماعتیں یا افراد جو اسلام کے غلبہ کے خواہشمند ہیں اگر چاہیں تو کیا کچھ نہیں کر سکتے۔ ان کے پاس اسلام کی ایسی صداقتیں ہیں۔ کہ اگر کسی قرینہ اور تنظیم سے ان کو دنیا کے بالمقابل کونوں میں پہنچایا جائے۔ تو گو ہم تمام دنیا کو اسلام کا گرویدہ نہ بھی کر سکیں۔ پھر بھی ہم تمام دنیا کی ذہنیت اس طرح تبدیل کر سکتے ہیں۔ کہ جو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق غلط فہمیاں ان میں پھیلی ہوئی ہیں کم از کم وہ دور ہو جائیں۔ اور جو تعصب بعض متعصب لوگوں نے اسکے خلاف غیر مسلموں کے دلوں میں پیدا کر دیا ہوا ہے وہ کم ہو جائے۔ تا کہ ان غلط فہمیوں کی وجہ سے غیر مسلم اقوام جو نقصان اسلامی دنیا کو پہونچانے پر تلی ہوئی ہیں۔ اس سے باز آ جائیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی جماعت یا کوئی انسانوں کا گروہ آجکل کی دنیا میں اپنے اصولوں کے مطابق باوقار زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ جب تک کسی نہ کسی طرح وہ ان بڑی بڑی اقوام کو اپنا اثر محسوس نہ کرائے۔ جو اس وقت تمام دنیا کی سیاست کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں۔ محض تعداد بھی اگرچہ بڑی طاقت ہے۔ لیکن یہ طاقت اسی وقت تک طاقت ہے جب یہ ایک اجتماعی دباؤ ڈالنے کے قابل ہو۔ ورنہ اس کی حقیقت صحرا کے ان بے شمار ذروں کی سی ہوتی ہے۔ جو ہوا کے جھونکے سے کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ایسے غیر مربوط ریت کے ڈھیر کے مقابلہ میں ایک چٹان جس کے ذرے باہم خوب پیوست ہوتے ہیں بڑے بڑے طوفانوں کا بھی مونہہ پھیر کر رکھ دیتی ہے۔

ہم اس حقیقت کا نظارہ موجودہ یہودیوں اور عربوں کی چپقلش میں کر سکتے ہیں۔ کل تک یہودی دنیا میں کمزور ترین اور پراگندہ ترین قوم سمجھے جاتے تھے لیکن فلسطین کے جھگڑے نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ گو وہ ذاتی طور پر کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں۔ انہوں نے اپنی شیرازہ بندی اتنی مضبوط کر لی ہے کہ عربوں کی سات حکومتیں بھی ملکر ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں۔ یہودی عرب ملک کے مقابلہ میں آخر کیوں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اسکے اسباب کا صرف ایک پہلو ہم یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں۔ یہودی اس لئے کامیاب رہے ہیں۔ کہ وہ ان اقوام کو جن کے ہاتھ میں اس وقت دنیا کی باگ ڈور ہے اپنا دباؤ محسوس کرانے کے قابل ہیں۔ بے شک یہ دباؤ مذہبی نہیں ہے۔ یہ دباؤ محض ان کی دولتمندی ہے۔ جس کی بناء پر وہ امریکہ اور یورپ کی اقتصادیات پر بہت حد تک قابض ہیں۔ یہودیوں نے اپنے اس دباؤ کو اپنے باہمی اتفاق و اتحاد سے مضبوط تر اور مؤثر تر بنانے میں پوری کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ جیسی سرمایہ دار قوم کو بھی اسے محسوس کرنا پڑا ہے۔ اور اس نے اسکو اتنا محسوس کیا ہے۔ کہ باوجودیکہ اسکے بہت سے اقتصادی مفاد عرب ممالک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کا تمام تر جھکاؤ یہودیوں کی طرف ہے۔ یہی حال دوسرے مغربی ممالک کا ہے خود برطانیہ بھی جہاں بظاہر مزدوروں کی حکومت برسر اقتدار ہے۔ اس دباؤ سے بری طرح متاثر ہے۔

اس سے ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلامی ممالک خواہ ان کی وسعت کتنی بھی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ ان ممالک میں رہنے والے تعداد میں کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ جب تک مسلمان ان بڑی بڑی اقوام پر اندرونی دباؤ ڈالنے کی کوئی صورت نہ نکالیں گے۔ وہ ان بڑی اقوام کے حملہ کو نہ صرف یہ کہ روک ہی نہیں سکیں گی۔ بلکہ اسکو کمزور تک بھی نہیں کر سکیں گے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے پاس سوائے کچھ زراعتی اور معدنیاتی دولت کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یہ دولت ایسی ہے کہ بجائے مفید دباؤ کے الٹا مضر رساں دباؤ ڈال رہی ہے۔ یہی دولت ہے جس کے لئے مغربی حریص قومیں مسلمانوں کو بالکل ناکارہ اور ناقابل مقابلہ بنا دینا چاہتی ہیں۔

اس لحاظ سے اگر ہم غور کریں تو صرف ایک ہی طاقت ہے جس پر مسلمانوں کو پورا پورا بھروسہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ طاقت ان کا مذہب یعنی اسلام ہے۔ اگر ہم مغرب کی ان حریص بڑی بڑی قوموں میں اپنے ہمدرد پیدا کر لیں۔ اور ان کے اخلاقی دباؤ سے ان قوموں کو اپنے عزائم سے روکنے کا کام لیں۔ جو وہ اسلامی ممالک کے متعلق رکھتی ہیں۔ تو ہمارے خیال میں اسلامی ممالک کے بہت سے پیچیدہ سیاسی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس تبلیغ کا نہایت کاری ہتھیار موجود ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری اسلامی جماعتیں جو زبانی تو بڑے بڑے عزائم لے کر اٹھتی ہیں۔ اس طرف سے بالکل غافل ہیں۔ کیا یہ افسوسناک نہیں ہے کہ ۲۲ سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ کہ اخبار زمیندار نے مسلمانوں کی جماعتوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کی تقلید کرنے کے لئے کہا تھا۔ مگر ہنوز روز اول کا سا معاملہ ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ ذرا غور سے پڑھیئے۔ کیا آپ کو پاکستان کے مسلمانوں کی اب بھی وہ حالت نظر نہیں آتی۔ جس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا گیا ہے۔ اور کیا آج بھی آپ اسلامی جماعتوں کو اسی طرح بے حس نہیں پاتے۔ جس طرح زمیندار نے ربع صدی پہلے ان کو پایا تھا۔ اخبار "زمیندار" کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء، دیوبند، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آجکل مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔" (زمیندار، ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء)

یہ بات قابل اطمینان ہے کہ جماعت احمدیہ کی حالت اس وقت سے اب اور بھی بہتر ہے۔ جس وقت یہ الفاظ شائع ہوئے تھے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے کئی نئے مشن ممالک مغربی میں اس دوران میں کھل گئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ جماعت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ لیکن کام کی اہمیت کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی کوششیں ابھی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اگر اب بھی مسلمان کہلانے والی انجمنیں اور بڑے بڑے زبانی دعوے کرنے والے ادارے اور جماعتیں زمیندار کی نصیحت پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ہمیں یقین ہے۔ کہ چند ہی سالوں میں اسلام دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں کو دوسرے اتنے ضروری کام ہیں کہ ان کو اس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی فرصت نہیں۔ اور اگر یہ جماعتیں دکھاوے کے لئے کچھ کرتی بھی ہیں۔ تو یہ کہ بجائے احمدی جماعت کی مدد کرنے کے یا کم سے کم ان کی تقلید کرنے کے خود اس فعال جماعت کو ہی نیست و نابود کرنے کے درپے ہو جاتی ہیں۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ جماعت تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے قائم کی ہے۔ اس لئے وہ ان تمام ناموافق حالات میں بھی اپنا کام کئے جائے گی۔ بیشک یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور اسکے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ لیکن ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اپنے ارادوں میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اور جو کام اللہ تعالےٰ نے اسکے سپرد کیا ہے وہ ضرور اسکو کرتی چلی جائیگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے اسلام کے آخری غلبہ کے وعدے پورے ہوں۔

کیوں ہے؟

مسلماں ہے تو پریشاں کیوں ہے؟
پریشاں ہے تو مسلماں کیوں ہے؟
تجھے تھامنا ہے یہ سیلِ تباہی
وگرنہ ترے پاس قرآں کیوں ہے؟
نہیں کشتیِ نوح کی گر ضرورت
تو پھر بحر و بر میں یہ طوفاں کیوں ہے؟

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ خود الفضل خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وراثت کے متعلق اسلامی احکام

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل واقف زندگی

(۲)

ب۔ میراث کا استحقاق اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک وارث اور مورث مندرجہ ذیل حالات کے حامل نہ ہو۔

۱۔ مورث کی موت واقع ہو جائے۔ خواہ یہ موت حقیقی ہو یا تقدیری۔ موت تقدیری یہ ہے کہ مورث ایک عرصہ سے مفقود الخبر ہو اور قاضی اس امر کا فیصلہ دے دے کہ وہ مر گیا ہے۔

۲۔ وارث زندہ موجود ہو۔ خواہ یہ وجود حقیقی ہو یا تقدیری۔ وجود تقدیری یہ ہے کہ بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا بلکہ حمل میں ہے۔ اس صورت میں بھی تقسیم ترکہ کے وقت ایک لڑکے کا حصہ بچا کر رکھنا چاہیئے۔ پھر جب وہ پیدا ہو تو اس کی والدہ کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور اگر لڑکی ہو۔ تو نصف حصہ بقیہ ورثاء میں اس نسبت سے تقسیم کر دیا جائے۔ اور امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ میراث تقسیم نہ کی جائے۔

۳۔ حمل کو اگر کسی نے صدمہ پہنچا کر گرایا ہو تو بچہ مرا ہوا پیدا ہونے کے باوجود وارث ہوگا۔ اس لئے کہ شریعت نے اس صدمہ پہنچانے والے پر دیّت واجب کی ہے۔ اور ضمان تب واجب ہوتی ہے جب زندہ پر جنایت کی جائے۔ نہ کہ مردہ پر تو جب وہ زندہ کے حکم میں ہے تو اس کو میراث ملے گی۔ اور اس کا حصہ اس کے ورثاء کو ملے گا۔ جیسے کہ اس کی دیّت اس کے ورثاء کو ملتی ہے

ترکہ کی تعریف

ترکہ یا متروکہ وہ مال ہے جو کوئی شخص چھوڑ مرے اور وہ اس کی اپنی جائز ملکیت ہو مثلاً:۔

۱۔ میت کا اپنا کمایا ہوا مال ہو۔

۲۔ جدی جائداد ہو۔ جو اسکو ورثہ میں ملی ہو

۳۔ مناسخہ کی صورت میں جب کہ متروکہ مال تقسیم ہونے سے پیشتر وارث مر جائے۔ تو اس وارث کا وہ حصہ جو اس وقت اس کے قبضہ میں نہیں ہے۔ اس کے متروکہ میں شمار ہوگا۔

۴۔ جہاد کے موقعہ پر مال غنیمت کے تقسیم ہونے سے پیشتر اگر کوئی مر جائے تو اس کا حصہ اس کا متروکہ سمجھا جائے گا

۵۔ مبیع محبوس بالثمن۔ یعنی کوئی چیز میت نے خریدی تھی۔ اور اسکی قیمت ابھی اس نے ادا نہیں کی تھی کہ وہ مر گیا۔ تو وہ چیز اس کے ترکہ میں شمار ہوگی۔ اور اس کی قیمت اس کے دَین میں۔

۶۔ خادم۔ یعنی اگر کوئی شخص غلام چھوڑ مرا ہے۔ تو وہ بھی اس کے ترکہ میں شمار ہوگا۔

دیت۔ یعنی اگر میت مقتول خطا ہے تو اس کی دیت بھی اس کے ترکہ میں داخل ہوگی۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ اس کی جائز ملکیت ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ چوری کی چیز یا غصب کی ہوئی چیز یا شراب جو اسکو کسی طریق سے حاصل ہوئی۔ مثلاً ورثہ میں ملی ہو اس کے ترکہ میں شمار نہیں ہوگی۔

مصارف ترکہ کی ترتیب

ترکہ سے جو حقوق متعلق ہیں وہ علی الترتیب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اخراجات تجہیز و تکفین

۲۔ ادائے قرض میت

۳۔ اجرائے وصیت

۴۔ حقوق ورثاء

مندرجہ بالا چار حقوق کے علاوہ بعض اور حقوق بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ جو کہ دیت کے حق) یعنی تجہیز و تکفین کے اخراجات سے بھی مقدم قرار دیئے جاتے ہیں۔ یعنی وہ حقوق جو مال سے اس کے ترکہ ہو۔نے سے پہلے متعلق ہوئے تھے ور انکی ایک میت کی ملکیت سوائے اس مال کے اور کچھ نہ ہو اس کی متعدد صورتیں ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل تشریح سے واضح ہو جائیں گی۔

۱۔ مرتہن کا قرضہ۔ مثلاً میت کی ایک چیز کسی شخص کے پاس رہن ہے اور سوائے اس چیز کے میت نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ تو تجہیز و تکفین سے قبل اس چیز کو فروخت کیا جائے گا۔ اور مرتہن کو زر رہن ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر کچھ باقی بچے۔ تو اس سے تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جائینگے۔

۲۔ عبد جانی۔ مثلاً غلام نے مالک کی زندگی میں کسی کو قتل کر ڈالا اور دیت ادا کرنے کے قبل غلام کا مالک مر گیا۔ اب اس کے ورثہ میں سوائے اس غلام کے اور کچھ نہیں ہے تو اس صورت میں غلام کو فروخت کر کے مقتول کی دیت ادا کی جائیگی اگر کچھ بچے گا۔ تو اس سے تجہیز و تکفین کی جائے گی

۳۔ بیع محبوس بالثمن۔ مثلاً کسی نے ایک گھوڑا زید کے پاس چار سو روپیہ میں فروخت کیا۔ زید نے ابھی قیمت ادا نہیں کی اور گھوڑا ابھی بائع کے قبضہ میں ہے کہ زید مر گیا۔ اور اس کے ورثہ میں صرف یہی گھوڑا ہے۔ تو اس صورت میں بھی گھوڑا فروخت کر کے بائع کو قیمت ادا کی جائے گی اور باقی سے تجہیز و تکفین کی جائے گی۔

۴۔ عبد ماذون۔ غلام کو مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ مالک مر گیا۔ اور ترکہ میں صرف یہی ایک غلام چھوڑا غلام قرضدار ہے تو اس غلام کو بیچکر پہلے اسکا قرضہ ادا کیا جائیگا

۵۔ دار مستاجر۔ زید نے ایک مکان کرایہ پر دیا۔ اور کرایہ ایک سال کا پیشگی لے لیا۔ ایک ماہ کے بعد زید مر گیا۔ اور ترکہ میں صرف وہی مکان چھوڑا۔ تو سب سے پہلے اس مکان سے مستاجر کا فاضلہ کرایہ ادا کیا جائے گا۔ پھر باقی حقوق ادا کئے جائیں گے۔

پس یہ تمام صورتیں اس قسم کی ہیں کہ ان میں مال کے ساتھ اس کے ترکہ میں آنے سے قبل بعض حقوق وابستہ تھے۔ ان صورتوں میں اور اس قسم کی دیگر جملہ صورتوں میں جب تک حقوق ادا نہ کئے جائیں گے۔ وہ مال حقیقی معنوں میں ترکہ بننے کا اہل نہ ہوگا۔ پس یہی وجہ ہے کہ ان حقوق کی ادائیگی کو تجہیز و تکفین کے اخراجات سے بھی مقدم رکھا گیا ہے

تجہیز و تکفین

تجہیز کے معنے سامان کرنے کے ہیں۔ اور تکفین کے معنے کفن دینے کے۔ پس تجہیز و تکفین میں علاوہ کفن کے اخراجات کے میت کو غسل دینے کی اجرت اور قبر کھودنے اور دفن کرنے کی اجرت بھی داخل ہوگی

کفن مسنون مرد کے لئے تین کپڑے ہوتا ہے اور عورت کے لئے پانچ کپڑے۔ کفن میں اس سے کمی بیشی نہیں کرنی چاہیئے نہ تو کفن کے حصول کی گنتی میں مثلاً مرد کو تین کپڑوں سے زیادہ اور عورت کو پانچ کپڑوں سے زیادہ دینا فضول خرچی ہے اور کم دینا بخل اور نہ کمی بیشی باعتبار قیمت سے ہو۔ یعنی جس قسم کا لباس وہ اپنی زندگی میں اوسطاً پہنتا تھا اسی قسم کا کفن دینا چاہیئے۔

بعض قدماء مشائخ کا قول ہے کہ جب میت پر دین مستغرق ہو تو قرض خواہوں کو حق حاصل ہے کہ وہ ورثاء کو روک دیں کہ میت کو مقررہ لباس میں کفن نہ دیں۔ اس صورت میں کفن کفایہ دیا جائیگا مرد کے لئے دو کپڑے نئے یا دھلے ہوئے اور عورت کے واسطے تین۔

اگر میت کوئی ترکہ نہ چھوڑے تو اس کو کفن دینا اس کے ذمہ ہے۔ جس پر اسکی زندگی میں اس کا نفقہ تھا۔ مثلاً عورت کو اسکا خاوند بیٹے کو اسکا باپ یا باپ کو اس کا بیٹا۔

لیکن اگر وہ شخص ہی نہ ہو جس کے ذمہ اس کا نفقہ تھا۔ یا وہ شخص بھی فقیر اور تنگ حال ہو تو اس صورت میں اسکو کفن بیت المال سے دیا جائیگا۔

قرض میّت

اگر کسی شخص کو کچھ مال دینا اپنے اوپر واجب کر لیا جاوے دکسی ذمہ داری کے بدلہ میں یا کسی چیز کے بدلہ میں) تو اسے عرف شرع میں قرض کہتے ہیں۔

تجہیز و تکفین کے بعد جو مال باقی بچے اگر میت پر کوئی قرضہ ہو تو اس کے بعد اسے ادا کیا جائے۔ اگر وہ مال قرضہ کی ادائیگی کے لئے کافی ہو تو بہتر ورنہ اگر قرضخواہ ایک ہو تو اسے بقایا مال دے دیا جائے اور جو میت کے ذمہ باقی رہ رہے۔ قرضخواہ کو اس کے متعلق تلقین کی جائے کہ وہ اسکو معاف کر دے ورنہ اس کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے۔

اور اگر قرضخواہ متعدد ہوں تو یہ بقایا مال انکے قرضہ کی نسبت سے سب میں تقسیم کر دیا جاوے۔ اور بقیہ قرضہ کے لئے ان کو معافی کی تلقین کی جائے

پھر قرضوں میں سے بعض قرضے بندوں کے ہوتے ہیں اور بعض خدا تعالیٰ کے۔ مثلاً زکوٰۃ وغیرہ ایسی صورت میں ادائیگی کے وقت اگر مال دونوں کو کفایت کرے تو دونوں قسم کے قرضے ادا کئے جائینگے اور اگر دونوں کے لئے کافی نہ ہو تو حق العباد کو ترجیح دی جائے گی۔

اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں جو حکم قرضہ ادا کرنے کا ہے وہ وصیت کے بعد ہے جیسے کہ فرمایا۔ من بعد وصیۃ یوصی بھا اودین کہ اصحاب فرائض جن کے حصص قرآن کریم میں بیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ان کے حصص وصیت کی ادائیگی اور قرض کی ادائیگی کے بعد ادا کرو۔

لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے وصیت کی ادائیگی سے قبل میت کے قرضے ادا فرمائے۔ چنانچہ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم۔ دار قطنی اور بیہقی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں۔ قال تقرؤن ھذہ الایۃ من بعد وصیۃ یوصی بھا اودین۔ وانّ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تقضی بالدّین قبل الوصیۃ کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو من بعد وصیۃ اودین لیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وصیت سے قبل دین ادا فرمایا کرتے تھے۔

دراصل وصیت کا ذکر قرضہ سے مقدم اسلئے فرمایا گیا کہ قرض خواہ تو اپنا قرضہ وصول کرنے کے لئے ورثاء کو مجبور کر سکتے ہیں۔ یا ورثاء کو یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر ہم نے ان کے قرض کو ادا نہ کیا تو وہ ہمارے خلاف قانونی ذرائع بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اسلئے ورثاء اس کی ادائیگی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن وصیت عموماً غرباء کے حق میں ہوتی ہے اور وہ اس کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ اسلئے ورثاء پر اسکی ادائیگی شاق گذرتی ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے اس کے ذکر کو مقدم فرمایا ہے۔ تاکہ ورثاء وصیت کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔

نیز اس امر سے آگاہ کرنے کے لئے کہ وصیت وجوب ادا میں قرضہ کی ہی طرح ہے اور اسکی ادائیگی میں بھی ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ اسکے ذکر کو مقدم فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ وصیت اور دین کے درمیان حرف "او" لایا گیا ہے۔ جو کہ مقدم کے لئے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ پیدا کرنیکی کوشش

(از عبد الصادق صاحب سرائے عالمگیر)

اسلام میں انتشار اور تفرقہ پیدا کر کے غیروں کے ہاتھ مضبوط کرنے کی مہم کوئی نئی مہم نہیں بلکہ یہ ایک پرانی اور فرسودہ لکیر ہے جسے اسلام کے دوست نما دشمن مدت سے پیٹتے چلے آرہے ہیں اور ہمیشہ ہی منہ کی کھاتے رہے ہیں۔ انگریزی کی ایک مثل ہے کہ "غلطی دانا بھی کرتا ہے اور بے وقوف بھی۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ دانا اسے دہراتا نہیں لیکن بے وقوف اسے بار بار دوہراتا ہے"۔ بالکل یہی حال ہمارے ان بھائیوں کا ہے جو جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ اگر ان کی اس مخالفت کا اثر جماعت احمدیہ تک ہی محدود ہے تو جماعت احمدیہ کا کیا نقصان؟ کیونکہ ان کی سابقہ تاریخ اس بات پر قطعی طور پر شاہد ہے کہ ان کی مخالفت جماعت احمدیہ کا بال تک بیکا نہ کر سکی بلکہ کھاد کا کام دیتی رہی ہے۔ لیکن اس وقت ان کی مخالفت کا اثر مملکت پاکستان پر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ جو مسلمانوں کی لاکھوں جانوں کی قربانی کے بعد عطا ہوئی ہے۔ اس لئے ان کی موجودہ مخالفت سے آنکھیں بند رکھنا خلاف مصلحت ہے۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ مطالبہ پاکستان کو تبلیغ کرنے میں یہ لوگ غیروں سے بھی پیش پیش تھے اور قیام پاکستان کو شاعرانہ خیال سمجھتے تھے۔ یہ انتہائی گراوٹ نہیں کہ پاکستان کے کل کے انتہائی مخالف بلکہ غیروں سے بھی زیادہ مخالف آج واحد اجارہ دار بن بیٹھے ہیں۔ ہمیں اس میں بھی خوشی ہوتی اگر یہ اپنے آپ کو صرف اجارہ داری تک ہی محدود رکھتے۔ لیکن دفاع پاکستان کے پردہ میں پاکستان کو کمزور کرنے کے ہتھیار پھر سے نکال لئے ہیں۔ یعنی مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے دشمن کے ہاتھ مضبوط کرنا ان کے نزدیک دفاع پاکستان ہے۔ کیا ان کا یہ رویہ ان کے کل کے ارادوں کی جبکہ انہوں نے پاکستان کی ایڑی چوٹی کی مخالفت کی سچی غمازی نہیں کر رہا کیا ان کے نزدیک یہی موزوں وقت ہے ایسے افعال کا جن سے عوام میں ایک دوسرے سے ہمدردی اور اخوت کے جذبات کی بجائے کینہ اور دشمنی پیدا ہو۔ اور کیا یہ وقت کا تقاضا نہیں کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو پھاڑنے کی بجائے دشمن کو بھی اپنا بنانے کی کوشش کریں اور مخالفین اسلام میں تبلیغی مہم شروع کر دیں تا مخالفین کے لئے اسلام میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے۔ کیونکہ یہی اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ یعنی ایمان محکم۔ عمل پیہم اور ارادوں کی بلندی سے دشمن کو اپنا بنایا جائے اور تاریخ اسلام میں ایسے واقعات جابجا ملتے ہیں۔

یہ کس قدر آسان اور عام فہم بات ہے کہ جب بیرونی خطرات درپیش ہوں تو اپنے تنازعات کو بھول جانا چاہیئے۔ تا دشمن ان تنازعات سے کسی رنگ میں بھی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ لیکن اگر مقصد ہی کوئی پرانی ضد نکالنا ہو تو پھر آسان اور عام فہم باتیں بھی عقدہ لاینحل بن جاتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اپنے عقائد سے بالکل بے بہرہ ہو کر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ یہ جماعت اجرائے نبوت کی قائل ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں کئی ایسے قابل احترام بزرگ گذرے ہیں جو اجرائے نبوت کے قائل تھے۔ پھر اس وقت بھی مسلمانوں کا تقریباً ہر فرقہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کا منتظر ہے۔ کیا یہ اجرائے نبوت ہی کی ایک قسم نہیں؟ اور فرق صرف اتنا نہیں کہ اس عقیدہ سے عیسائیت کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے عقیدہ اجرائے نبوت سے ہادئ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی رفعت ظاہر ہوتی اور عیسائیت کی عمارت دھڑام سے نیچے آرہتی ہے۔ کیا مسلمانوں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ چھوڑایا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اجرائے نبوت کا عقیدہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کا سبب نہیں بلکہ ایک بہانہ ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ایک بڑی آسانی یہ ہے کہ اس جماعت کا اصول غیظ کے مقابل رحم دکھانا ہے اور یہ جنس دوسری جگہ عنقا ہے بلکہ وہاں تو اینٹ کا جواب پتھر سے ملتا ہے۔

ایسے نازک وقت میں جبکہ مسلمانوں کو اتحاد کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ یہ جماعت مسئلہ تکفیر کی قائل ہے۔ کیا مسلمانوں میں ایک فرقہ ہی بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے جس نے ایک دوسرے پر کفر کا فتوےٰ نہ لگایا ہو۔ کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں کہ ایک چیز جب دوسرے مسلمانوں میں موجود ہے تو ان کی مخالفت نہیں کی جاتی اور جماعت احمدیہ کی اندھا دھند مخالفت کی جاتی ہے اور الحمد للہ کہ یہ مخالفت بھی جماعت احمدیہ کی صداقت کے دلائل میں سے ایک روشن دلیل ہے کہ سنت اللہ کے ماتحت ہر مامور من اللہ اور اس کی جماعت کی مخالفت کا کلام پاک میں کئی جگہ ذکر ہے۔ اور کوئی ایک بھی تو ہادی دنیا میں ایسا نہیں آیا جس کی مخالفت نہ کی گئی ہو۔ اور اس مخالفت کے نتیجہ میں اس کی فتح اور کامیابی نہ ہوئی ہو۔

آخر میں ہر دردمند دل رکھنے والے مسلمان سے نہایت ادب سے استدعا ہے کہ اسلام پر یہ نہایت نازک وقت ہے جو ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم متحد ہو جائیں اور اپنے اپنے طور پر اسلام کی تبلیغ میں لگ جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم کامیاب نہ ہوں۔ بشرطیکہ ہمارا ایمان محکم۔ عمل پختہ اور ارادے بلند ہوں۔ یہ وہ ہتھیار ہیں جن سے مخالفین اسلام کے دل پر قبضہ کیا جا سکتا ہے اور یہی اسلام کا منشا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس کے دین یعنی اسلام کے منشاء کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

حسن محمدؐ صاحب درویش وفات پا گئے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

میں نے حسن محمد صاحب درویش کے واسطے پرسوں کے الفضل میں دعا کی تحریک شائع کرائی تھی مگر خدا کی تقدیر میں ان کی وفات مقدر ہو چکی تھی۔ چنانچہ وہ آج صبح پانچ بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک بہت مخلص نوجوان تھے اور باوجود ناموافق حالات اور بیماری کے خدمت مرکز کی نیت سے قادیان میں ٹھہرے رہے اللہ تعالےٰ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

یہ بات خوشی کا موجب ہے کہ ان کی اہلیہ اور دوسرے عزیز وفات سے قبل ان کے پاس پہنچ گئے تھے اور مرحوم کو ان کے ساتھ ہوش و حواس میں باتیں کرنے کا موقع مل گیا۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۴/۳/۴۹

جماعت احمدیّہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا!

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیّہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔

۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی شب کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا۔ انشاء اللہ!

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

سالانہ تبلیغی جلسے جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات و جہلم

نیچے دی ہوئی تاریخوں پر جماعتہائے ضلع گجرات و جہلم مقامی طور پر پبلک تبلیغی جلسے منعقد کر رہی ہیں۔ ارد گرد کی جماعتوں سے استدعا ہے کہ خود اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو ساتھ لا کر پیغام حق سننے کے لئے شرکت کریں۔ مرکز سے مبلغین و معززین شرکت فرمائیں گے۔

تاریخ	دن	مقام
۲ مارچ	بروز بدھ	محمود آباد جہلم
۴ مارچ	بروز جمعہ	جہلم شہر
۶ مارچ	" اتوار	گجرات شہر
۸ مارچ	" منگل	شادیوال
۱۰ مارچ	" جمعرات	گوبکی
۱۲ مارچ	" ہفتہ	کھوکھر
۱۴ مارچ	" پیر	شیخ پور
۱۶ مارچ	" بدھ	فتح پور
۱۸ مارچ	" جمعہ	چک سکندر
۲۰ مارچ	" اتوار	کھاریاں
۲۲ مارچ	" منگل	نورنگ
۲۴ مارچ	" جمعرات	منڈی بہاؤ الدین
۲۶ مارچ	" ہفتہ	ہونگ رسول
۲۸ مارچ	" پیر	دوالمیال

ناظر دعوۃ و تبلیغ

(بقیہ صفحہ ۴ "وراثت کے متعلق اسلامی احکام")

اور قرضہ عملاً وصیت سے قبل اس لئے ادا کیا جاتا ہے کہ اگر وصیت از روئے احسان کی جائے اور قرضہ کہ اتنا کم ہو کہ دونوں اس سے پورے نہ ہو سکیں تو قرضہ وصیت سے قبل ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ قرضہ کا ادا کرنا میت کے لئے فرض تھا۔ کیونکہ اس پر اس کی ادائیگی کے لئے اس کی زندگی میں جبر کیا جاتا تھا۔ اور وصیت مذکور نفل ہے۔ چونکہ اس وصیت کے لئے اس پر جبر نہیں کیا گیا اور یہ مسلّم ہے کہ فرض مقدم ہے نفل پر۔ لیکن اگر وصیت اللہ تعالےٰ کے ذمیوں میں سے کسی فرض کے ادا کرنے کے لئے کی گئی ہو مثلاً نماز یا روزہ یا حج یا نذر یا کفارہ کی ادائیگی کے لئے تو اس صورت میں بھی قرضہ کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہو گی کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کے قرضے ہیں اور وہ بندوں کے اور بندہ سے محتاج ہیں۔ اللہ تعالےٰ غنی اور کریم ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتقاد

لائف آف احمدؑ — مصنفہ جناب عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سوا چھ سو صفحات - مجلد - قیمت ۱۲-۸ روپیہ ناشر سلطان برادران لیہ میکلوڈ روڈ لاہور

جناب عبدالرحیم صاحب دردؔ نے انگریزی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات لکھکر ایک ایسی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ جو دیر سے محسوس ہو رہی تھی۔ کیا بلحاظ زبان کے اور کیا بلحاظ ترتیب کے یہ کتاب اس غرض کو بہت بڑی حد تک پورا کر دیتی ہے جس غرض کے لئے یہ لکھی گئی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے تمام پہلوؤں کو روشنی میں لانے کے لئے کئی ضخیم جلدوں کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے مصنف نے گویا کوزے کو دریا میں بند کرنے کی نہایت کامیاب کوشش کی ہے۔ ہماری نظر میں جو سب سے بڑی خوبی اس کتاب میں ہے وہ یہ ہے کہ مصنف نے باوجود نہایت ہی سادہ زبان استعمال کرنے کے منطقی ترتیب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ یہ واقعات اور سوانح کا محض ایک بے ترتیب مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ واقعات کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مصنف نے آپ کی حیات مبارکہ کے مقصد اور اس کے ذرائع حصول کا تجزیہ بھی کر دیا ہے اور کتاب پڑھ کر نہ صرف ہم کو حضور اقدس علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات ہی کا علم ہوتا ہے۔ بلکہ اس تحریک کا بھی گہرا اور صحیح نقش ہمارے ذہن پر جم جاتا ہے جو آپ نے شروع کی اور جس کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے اپنی تمام زندگی صرف کر دی۔ ہماری دانست میں مصنف نے ان تمام باتوں کو جو سوانح حیات میں ہونی چاہئیں بہت بڑی حد تک کامیابی کے ساتھ نبھایا ہے اور سوانح لکھنے کی جو اصل غرض ہوتی ہے کہ جس کے سوانح حیات لکھے جائیں۔ اس کی زندگی کے مرکزی اور بنیادی مقصد کو بطرز نمونہ عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس کتاب کی ایک نمایاں خوبی ہے ہم مصنف کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے یہ کتاب لکھکر نہ صرف ایک اہم کمی کو پورا کیا ہے۔ بلکہ اس کمی کو کماحقہٗ پورا کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جس جوش اور خلوص سے مصنف نے اسکو لکھا ہے اور اس کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ اسی جوش اور خلوص سے اس کا خیر مقدم کیا جائیگا اور احباب اسکو خرید کر نہ صرف خود استفادہ کرینگے بلکہ اپنے انگریزی دان دوستوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے اس کو نہایت مفید پائینگے۔

کاغذ اور چھپائی کے لحاظ سے بھی جسقدر لاہور میں ممکن تھیں۔ ظاہری خوبیاں پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور ہم ناشرین کی بھی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے ایسے زمانے میں جبکہ ہر چیز گرانی کی آخری بلندی پر پہنچی ہوئی ہے۔ اتنی ضخیم کتاب شائع کرنے کی جرأت کی ہے۔ ٹائپ موٹا ہے اور کاغذ بھی وقت کے لحاظ سے اچھا ہے۔ اور کتاب چھپائی کے اغلاط سے بھی بڑی حد تک مبرا ہے۔ الغرض کتاب قابل دید ہے اور اتنی قیمت میں آج کل غنیمت سمجھنی چاہیئے۔

"جب خون بہ رہا تھا" — مصنفہ جناب ابوسعید بزمی ایم اے۔ شائع کردہ کتاب منزل لاہور صفحات ۲۲۵ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ - قیمت تین روپیہ۔

یہ الگ بات ہے کہ ہم کسی مصنف کے تمام خیالات اور نظریات سے متفق نہ ہوں۔ لیکن ایک تصنیف کے پرکھنے کیلئے سب سے اعلیٰ معیار یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ مصنف نے اپنی روح کو کس حد تک الفاظ میں لپیٹ دیا ہے اور آیا جو کچھ وہ سوچتا ہے اور جس نتیجہ پر وہ پہنچا ہے اس نے اپنی تصنیف میں اسکو کما حقہٗ رکھ دیا یا نہیں۔ اور جو اسلوب بیان اس نے اختیار کیا ہے وہ حتی الوسع اس کے مطالب کے جسم پر ٹھیک طرح اترتا ہے یا نہیں۔ ہمیں اسلوب کے محض انوکھا پن سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ جو نقش مصنف ہمارے ذہنوں پر بٹھانا چاہتا ہے۔ وہ نقش ہمارے ذہنوں پر بیٹھا ہے یا نہیں۔ اس اصول کے مدنظر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ "جب خون بہ رہا تھا" کے مصنف کی محنت رائیگاں نہیں گئی۔ اور آپ نے اپنی تصنیف کے تاریخی حصہ کو افسانوی ڈھنگ دے کر نہ صرف یہ کہ اسکو دلآویز اور قابل مطالعہ بنا دیا ہے۔ بلکہ جس افادی نقطۂ نظر سے اس کو لکھا ہے۔ اسکو اسلوب بیان کی رنگینیوں میں گم نہیں ہونے دیا۔ ہمیں کئی ایک تفاصیل واقعات اور ان کے نتائج میں مصنف سے اختلاف ہے لیکن اسکے باوجود ہم اس تصنیف کو ان تمام تصانیف کے درمیان ایک نمایاں حیثیت دینے پر مجبور ہیں جو گذشتہ ہلاکت اور قتل و غارت کے متعلق پیش کی گئی ہیں۔ نہ محض اسلوب بیان کے ادبی انوکھا پن کیوجہ سے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ مصنف نے پاکستان کے مستقبل کے تعمیری پہلو پر شعاعیں ڈالنے کی بھی قابل اعتنا سعی و کوشش کی ہے اور اسطرح اسکو زیادہ مفید اور زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے۔ اسلامی حکومت کا جو خاکہ آپ نے آخر کتاب میں پیش کیا ہے۔ وہ اگرچہ موجودہ مغربی تحریکوں سے متاثر ہے۔ اور محض دنیا کی دانشمندی تک ہی محدود ہے اور اسلام کے مابعد الطبیعاتی رشتہ کو بالکل نظرانداز کر کے لکھا گیا ہے۔ لیکن بہر حال مسلمانوں کی موجودہ ذہنی ماحول کے پیش نظر ان خاکوں کی نسبت بہتر ہے جو بعض علماء کہلانے والی شخصیتوں نے پیش کئے ہیں۔ اسلامی حکومت کی حقیقی صورت خلافت علی منہاج نبوت ہے۔ اسکے بغیر اسلامی نظام حکومت کا صحیح تصور جمانا اور اسکے عملی افادیت کو کماحقہٗ سمجھنا غیر ممکن ہے۔ چونکہ فاضل مصنف کا غالباً یہی عقیدہ ہے کہ ابوبکر صدیق۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ عنہم اور عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ جیسے انسان

(بقیہ صفحہ ۷ کالم ۳ کے نیچے)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل سنہ ۵۰ء تک کے لئے حسب انتخاب جماعتہائے عہدیدار منظور کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ نظارت علیا کی طرف سے صرف پریذیڈنٹ۔ سکرٹری۔ امین۔ محاسب اور آڈیٹر کی منظوری دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ باقی عہدیداران کی منظوری ان کو براہ راست متعلقہ دفاتر سے حاصل کرنی چاہیئے۔ مثلاً محصلین کی بیت المال سے۔ امام الصلوٰۃ کی تعلیم و تربیت سے قاضی کی ناظم صاحب دار القضاء سے۔ سیکرٹریوں کے نائب جماعت خود مقرر کر سکتی ہے۔ مرکز سے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اطلاع دے دینا کافی ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

نام عہدہ	نام عہدیدار
جماعت احمدیہ کوٹ دیالداس ضلع شیخوپورہ	
پریذیڈنٹ	چوہدری محمد خان صاحب
سیکرٹری مال	چوہدری عبدالرحمن صاحب
جماعت احمدیہ پار لکھن ڈاکخانہ منڈی سکھیکی تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	
پریذیڈنٹ	چوہدری سارنگ خان صاحب
سیکرٹری مال	چوہدری سلطان محمود صاحب
" تبلیغ	چوہدری نواب خان صاحب
جماعت احمدیہ گلوٹیاں کلاں ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	
پریذیڈنٹ / امین	ڈاکٹر دین محمد صاحب مہاجر گلوٹیاں کلاں
سیکرٹری مال / محاسب	عبدالغفور صاحب مہاجر موضع گھوکل خورد ڈاکخانہ گلوٹیاں کلاں
سیکرٹری تبلیغ / " تعلیم و تربیت	محمد ابراہیم صاحب مہاجر موضع گھوکل خورد۔ ڈاکخانہ گلوٹیاں کلاں
" امور عامہ	اسمٰعیل صاحب گلوٹیاں کلاں
جماعت احمدیہ رتن چک ۸۹ ج ب ڈاکخانہ عباس پور تحصیل ضلع لائل پور	
پریذیڈنٹ	چوہدری ماسٹر رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال	چوہدری نعمت اللہ صاحب
" تبلیغ	ملک محمد الدین صاحب
" تعلیم و تربیت	مولوی اللہ دتہ صاحب
جماعت احمدیہ رحیم آباد ضلع تھرپارکر سندھ	
پریذیڈنٹ	ماسٹر محمد عثمان صاحب فرسٹ اسسٹنٹ سیکنڈری سکول
سیکرٹری مال	مولوی عبدالقادر صاحب ولد ماسٹر مولا بخش صاحب
" تبلیغ	مولوی محمد خان صاحب
" تعلیم و تربیت	ماسٹر محمد عثمان صاحب
حیدرآباد سندھ	
پریذیڈنٹ	ماسٹر رحمت اللہ صاحب ۳/۱۱۶ صدر حیدرآباد سندھ
سیکرٹری امور عامہ / " مال	ایم۔ اے غفار صاحب پراپرائٹر فوٹو سپیڈ کمپنی رسالہ روڈ
" تبلیغ / " تعلیم و تربیت	بابو محمد عمر صاحب بریلوی معرفت فوٹو سپیڈ کمپنی
جماعت احمدیہ چاہ جوگی والہ ڈاکخانہ ساہیوال۔ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودہا	
پریذیڈنٹ	خان غلام قادر خان صاحب
سیکرٹری مال	نواب خان صاحب
خزانچی	خلیل احمد صاحب
چک ۳۴۴ ع ل ڈاکخانہ دنیاپور۔ تحصیل لودھراں ضلع ملتان	
پریذیڈنٹ	چوہدری عبدالغنی صاحب مہاجر
سیکرٹری مال	چوہدری نذیر احمد صاحب
" تبلیغ	چوہدری غلام محی الدین صاحب
جماعت احمدیہ ھجھن ڈاکخانہ خاص براستہ بھلرون۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا	
پریذیڈنٹ	میر عبدالمنان صاحب
انجمن ضلع بوگرا۔ مشرقی بنگال 4 Bakshi Bazar Road Dacca (E. Bangal) Eastern Pakistan	
پریذیڈنٹ	شیخ مظفر الدین صاحب
فنانشل سکرٹری	مسٹر منصور علی صاحب
سکرٹری تبلیغ	مسٹر الطاف حسین صاحب
" تحریک جدید	مسٹر ظہور الحق صاحب
" امور عامہ	مسٹر واحد علی صاحب
" تعلیم و تربیت	مسٹر عبدالعزیز صاحب
جماعت احمدیہ چک ۳۰ ع ب فین پور ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور	
پریذیڈنٹ و امین	چوہدری نور احمد صاحب
سیکرٹری مال و محاسب / سکرٹری تبلیغ	چوہدری سردار احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری عالم خان صاحب
سیکرٹری امور عامہ	" محمد خان صاحب
جماعت احمدیہ مظفرگڑھ	
پریذیڈنٹ	ڈاکٹر محمد اقبال احمد خان صاحب
جماعت احمدیہ ۔ سرگودہا	
سیکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی محمد یار صاحب عارف معرفت مولوی محمد یار اینڈ کمپنی آڑھتیان غلہ منڈی
سیکرٹری تحریک جدید	منشی محمد دین صاحب احمدی کریانہ سٹور ریل بازار سرگودہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے نائب وزیر داخلہ کے حالات زندگی

کراچی ۴ مارچ:۔ ڈاکٹر آئی۔ ایچ۔ قریشی جو حال ہی میں حکومت پاکستان کی وزارت داخلہ اطلاعات و نشریات مہاجرین و بحالی میں نائب وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ ایک مشہور ماہر تعلیمات ہیں۔ آپ پٹیالی ضلع ایٹہ یو۔پی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلے سینٹ سٹیفنس کالج دہلی میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد سڈنی سسکس کالج کیمبرج سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر قریشی ۱۹۲۸ء میں سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی میں تاریخ کے لیکچرر مقرر ہوئے اور ترقی کر کے ۱۹۴۳ء میں دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ کے پروفیسر ہو گئے ۱۹۴۴ء میں دہلی یونیورسٹی کی فیکلٹی آف آرٹس کے "ڈین" منتخب ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں آپ کو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں تاریخ کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔

قرون وسطیٰ کے ہندوستان کی تاریخ کا وسیع مطالعہ کرنے اور اس پر گہری نظر رکھنے کی وجہ سے آپ نے اسلامی ثقافت و تمدن پر قابل قدر مقالات لکھے ہیں۔ سلطنت دہلی کے متعلق ان کی تصنیف ہندوستان میں اسلامی سلطنت کی تنظیم ابتدائی دور کے متعدد مبہم مسائل پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔ ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک آپ انڈین ہسٹاریکل ریکارڈس کمیشن (ہندوستانی تاریخی مخطوطات کمیشن) کے اور ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک انڈین ہسٹری کانگرس کی مجلس منتظمہ کے ممبر رہے اور ۱۹۴۵ء میں اس کے میڈیول سیکشن کے صدر بن گئے۔ اب آپ پاکستان تاریخی مخطوطات و آثار قدیمہ کمیشن کے ممبر ہیں۔ ڈاکٹر قریشی کو اپنے علمی مشاغل کے ساتھ ساتھ ملکی سیاسیات سے ہمیشہ گہری دلچسپی رہی ہے۔ پاکستان کے قیام کی جدوجہد کے زمانہ میں آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکرٹریٹ سے قریبی تعلق رہا۔ اور ۱۹۴۷ء میں مشرقی بنگال کی طرف سے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

آپ نے نجی طور پر بھی اور سرکاری فرائض کی انجام دہی میں بھی یورپ اور مشرق وسطیٰ کی کافی سیر و سیاحت کی ہے۔

ریاست کشمیر میں ساڑھے آٹھ لاکھ ٹن اناج کی کمی

سرینگر ۴ مارچ:۔ سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ جموں اور ریاست کے دیگر علاقوں کے سوا کشمیر میں ۸ لاکھ پچاس ہزار ٹن اناج کی کمی ہے۔ اس سال زیادہ اناج پیدا کرنے کی تحریک کے باعث ایک لاکھ ٹن غلہ وادی کشمیر میں زیادہ ہوا ہے۔ اگر پچھلے موسم گرما میں

اجمیر میں پناہ گزینوں کی کثرت

اجمیر ۴ مارچ:۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اجمیر مارواڑ صوبہ میں پناہ گزینوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں صرف ۵۰ ہزار پناہ گزینوں کی گنجائش تھی۔ لیکن اس وقت تک ایک لاکھ پناہ گزین یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کے آباد کرنے میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ (برائیٹ)

استنبول میں دھماکہ سے اسلحہ کا کارخانہ تباہ

استنبول ۴ مارچ:۔ کل استنبول (ترکیہ) کے قریب اسلحہ کے ایک کارخانہ میں زبردست دھماکہ ہوا۔ جس سے کارخانہ تباہ ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس حادثہ سے بیس مزدور ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے یہ معلوم ہوا ہے کہ حادثہ کے وقت کارخانہ میں مصر کے لئے گولہ بارود تیار ہو رہا تھا۔

ناظم استصواب بننے سے انکار

لیک سیکسیس ۴ مارچ:۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روس میں امریکی سفیر جنرل والٹر بیڈل سمتھ نے خرابی صحت کی بناء پر کشمیر میں ناظم استصواب بننے سے انکار کر دیا ہے۔

جب خون بہ رہا تھا۔ بقیہ صفحہ (۶)

پیدا نہیں ہو سکتے۔ جن کی خلافتی کامیابی کا انحصار ان کے تعلق باللہ پر تھا۔ اس لئے انہوں نے بھی اسلامی نظام حکومت پر اسی نقطۂ نظر سے غور کیا ہے۔ جس طرح مغربی دانا کسی نظام حکومت پر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے موجودہ ذہنی ماحول کے پیش نظر آپ اس سے بڑھ کر اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ کہ پاکستان کے لئے ایسی حکومت کا خاکہ پیش کر دیں۔ جو پوری طرح اسلامی تو نہیں ہے۔ مگر جو اسلامی حکومت کے نمونہ پر بنائی جا سکتی ہے۔

ہو سیلاب کے باعث فصلوں کو نقصان نہیں پہنچا۔ تو زیادہ اناج پیدا کرنے کی تحریک اور بھی کامیاب ہوتی:۔

سیلون ریڈیو سٹیشن ملکی قبضہ میں

لنڈن ۴ مارچ:۔ دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر نوئیل بیکر نے دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ کولمبو میں برطانیہ کا جو براڈ کاسٹنگ سٹیشن تھا۔ وہ حکومت سیلون کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ (برائیٹ)

احمدیہ کلاتھ ہاؤس

سے کپڑا خریدنا اپنے احمدی بھائی کی مدد کرنا ہے

حافظ نیاز احمد کرنال والے احمدیہ کلاتھ ہاؤس

نیو مارکیٹ انارکلی لاہور — فون نمبر ۴۸۰۲

رنگون ۴ مارچ:۔ برما میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما دولت مشترکہ میں دوبارہ شامل ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ دولت مشترکہ میں شمول سے برما کی مشکلات دور نہ ہوں گی۔

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت:۔ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

ہندوستان میں جائیداد کا تبادلہ

فون نمبر ۴۵۶۰

ہمارے پاس بیشمار مکان، دوکان اور کارخانے پاکستان کے ہر شہر میں موجود ہیں جو کہ آپ کو اپنی جائیداد کے بدلے میں آسانی سے ہمارے ذریعے مل سکتے ہیں:۔

(تفصیلات کے لئے پراپرٹی ڈیلرز سنڈیکیٹ کو لکھیں)

امرت سر:۔ گاگیریل روڈ[?] — نئی دہلی:۔ کیپٹل اسسٹنٹ ایجنسی

میکلوڈ روڈ لاہور — فون نمبر ۱۸۶ — فون نمبر ۴۷۱۸

نوٹس!

مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو کہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۹ء تک ایگزیکٹو آفیسر مری کنٹونمنٹ کو پہنچ جانی چاہئیں۔ کامیاب اُمیدواروں کو اپنے کرایہ پر فوراً مری پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

۱۔ کنٹونمنٹ اوورسیر:۔ تنخواہ ۶۰/- روپے گریڈ ۶۰ - ۲½ - ۹۰ ڈی۔ اے جو کہ قانون کی رو سے ملتا ہے۔ اور ۲۰/- روپے ٹی اے

۲۔ اسسٹنٹ سینیٹری انسپکٹر تنخواہ ۵۰/- روپے گریڈ ۵۰ - ۲ - ۷۰ بمعہ ۱۸/- روپے ڈی اے اور ۲۰/- روپے ٹی۔ اے

۳۔ ڈاکٹر کنٹونمنٹ ڈسپنسری تنخواہ ۱۰۰/- روپے بمعہ ۲۰/- روپے ڈی اے

۴۔ ڈسپنسر:۔ گریڈ ۳۵ - ۲ - ۵۵ بمعہ ۱۲ روپے ڈی اے اور ۵/- روپے کرایہ مکان

نمبر ایگزیکٹو آفیسر مری کنٹونمنٹ

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

حسن محمد ولد فضل لیسران قائم قوم کھوکھر[?] سکنہ میانوالی تحصیل پھالیہ

بنام

گوراندتہ مل ولد بھگت رام قوم آروڑہ سکنہ میانوالی تحصیل پھالیہ

دعوےٰ فک الرہن ۶ کنال رقبہ میانوالی تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ھذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہ کو کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲۶ ۳/۴۹ کو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

۲۶ ۲/۴۹

دستخط حاکم:۔

لت[?] ۱۰ (مہر عدالت)

افسنتین مرکب۔ ڈار شک۔ غم دور کرتی معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی نیند لاتی ہے قیمت فی ٹکیہ ۲ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناروے کا مغربی طاقتوں سے اشتراک عمل

اسکنڈے نیوی ممالک روسی رویہ کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں

ہلسنکی ۱۳ مارچ۔ ناروے کے عدم مداخلت کے معاہدے کو ٹھکرا دینے کے متوقع فیصلے پر روسی رویہ کا اسکنڈے نیویا کے ممالک بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی خطرے کی علامتیں کم ہوتی جا رہی ہیں۔

فنلینڈ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ عوام فنلینڈ اور ناروے کی سرحدوں پر روسی فوجوں کی نقل و حرکت کی اطلاعوں پر یقین نہیں کرتے۔ ان میں سے کوئی اطلاع قطعی نہیں ہے۔ بہر بھی اس بات پر کچھ بے چینی پائی جاتی ہے کہ ناروے کے میثاق اوقیانوس پر دستخط کرنے سے کشیدگی بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔ فنلینڈ کے باشندوں کو یقین ہے کہ روسی فنلینڈ میں کسی قسم کا ایسا قدم اٹھانے سے پرہیز کریں گے۔ جس کے باعث سویڈن مغربی ہاتھوں میں چلا جائے فنلینڈ اور سویڈن کے باشندوں کا خیال ہے کہ صورت حال آہستہ آہستہ سکون پر آ جائے گی۔

سویڈن کے باشندوں کو موجودہ حالات کے رخ سے فائدے میں رہنے کی امید ہے۔ اسکنڈے نیویا معاہدہ دفاع کی ناکامی سے ان کو اس دباؤ سے آزاد رہنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ جو اس قسم کے معاہدہ سے ان پر ہو سکتا تھا۔ (اسٹار)

برکس پیریج کا دوسرا ایڈیشن

لنڈن ۱۳ مارچ۔ دس سال میں پہلی بار برک کی مشہور عالم کتاب "برکس پیریج" دوبارہ شائع کی جائے گی ۱۸۲۶ء میں اس میں چار سو صفحے تھے۔ جدید ترین واشاعت ۲ ہزار سات سو صفحات پر مشتمل ہو گی۔ ان میں بڑے بڑے جنگی رہنماؤں کی خاندانی تاریخیں اور لارڈز کے واقعات ہیں۔ (اسٹار)

کراچی میں طیاروں کی مرمت شروع ہو گئی

کراچی ۱۳ مارچ۔ کراچی کے فضائی مستقر پر پاکستان ایسوسی ایشن کمپنی کی ورکشاپ کھل گئی ہے۔ اس ورکشاپ میں طیاروں کی مرمت اور اوورہال کا کام کیا جائیگا۔ کمپنی کو حکومت پاکستان کی امداد و اعانت حاصل ہے علاوہ بریں اسے مشہور عالم برطانوی فرم "ایرورکس لمیٹڈ" کا تعاون بھی حاصل ہے۔ ایرورکس لمیٹڈ ہر قسم کے طیاروں کی مرمت اور اوورہال کرتی ہے۔

تلاش گمشدہ!

میرا لڑکا عبد اللطیف طالب علم جماعت دوئم کارپوریشن سکول عمر ۱۰ سال ناک چپٹا نچلے ہونٹ پر سیاہ داغ صبح سے غائب ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو نزدیکی تھانہ میں مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ "عبد المجید ملازم دفتر انکم ٹیکس کپور تھلہ ہوس

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کی شدید علالت

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب سابق مبلغ امریکہ چند روز سے بیمار چلے آ رہے تھے کل سے یکدم حالت خراب ہو گئی ہے۔ آنتوں پر Gangrene ہو گئی ہے جس کی وجہ سے حالت تشویشناک ہے۔ میو ہسپتال میں داخل کروا دیئے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے خاص طور پر ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار مرزا منور احمد

انگریزی زبان میں اصلاحات کی تجویز

لنڈن ۱۳ مارچ۔ فلسفہ کے ۸۰ سالہ ڈاکٹر مسٹر ہونگ فولک نے انگریزی زبان میں جن اصلاحات کی تجویز کی ہے ان کا مقصد اسکولوں میں بے ضرورت طوالت کو ختم کرنا شہری ملازمین کے کام کا دباؤ کم کرنا اور انگریزی کو عالمگیر زبان بنانا ہے۔

اگر ڈاکٹر فولک کے طریقہ پر عمل کیا گیا تو Rude اور Road قسم کے الفاظ Rud اور Rud کی صورت میں لکھے جائیں گے۔ ان کا خیال ہے کہ لفظ کیو Q ایکس X اور وائی Y ضروری نہیں ہیں اور ان کو زبان سے خارج کر دیا جائے۔ (اسٹار)

※ شعبہ دفاع کے سیکرٹری سر فریڈرک سیڈن اس سلسلے میں عنقریب لنڈن جانے والے ہیں۔ (اسٹار)

ولندیزیوں کی نئی تجاویز اپنی ظاہری شکل میں بہت مبہم ہیں

لنڈن میں انڈونیشی نمائندے کا بیان

لنڈن ۱۳ مارچ۔ انڈونیشیا کے متعلق ولندیزیوں کی تازہ ترین تجاویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے لنڈن میں انڈونیشی نمائندہ ڈاکٹر سوبیانداریو نے اسٹار سے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہالینڈ کی حکومت کی جانب سے ان تجاویز کی کافی وضاحت ہوئے بغیر میں ان کے متعلق قطعاً پر امید نہیں ہوں۔

"اپنی ظاہری شکل میں تجاویز بہت مبہم ہیں اور ہر چیز کا انحصار ان معنوں پر ہے جو ولندیزی انہیں پہناتے ہیں۔ شرائط سے انہیں اس قدر محدود کر دیا گیا ہے کہ بعض اوقات وہ متضاد ہو جاتی ہیں۔ جن ملکوں نے دہلی کانفرنس میں شرکت کی تھی ہم ان کی طرف سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری بروقت ضرورت پوری پوری امداد کریں گے

میرا خیال ہے کہ چار سال کے مذاکرات اور جنگ کے بعد ابھی بین الاقوامی نگرانی اور ثالثی کی ضرورت ہے۔ اور ہم اب بھی مجلس تحفظ کے اقدام کی امید رکھتے ہیں۔ انڈونیشیا کے مسئلہ پر ولندیزی حکومت جلد تر تصفیہ کرنے کی خواہش میں خواہ کتنی ہی پرخلوص کیوں نہ ہو۔ لیکن ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے سے پیشتر بہت کچھ کہنا اور سننا باقی ہے۔

یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ اقتدار کے انتقال کی تجاویز کے ساتھ ہی یونین کے قیام کی شرط بھی لگا دی گئی ہے۔

ڈاکٹر سوبیاندریو نے مزید کہا کہ یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ یونین کی تشکیل انڈونیشی مسئلہ کے تصفیہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور انڈونیشیا سے مشورہ کئے بغیر ہی ولندیزیوں نے یونین کی حاکمیت کا تعین کر دیا ہے۔ جہاں تک انڈونیشی لیڈروں کی نام نہاد غیر مشروط رہائی کا تعلق ہے یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ ان کی نقل و حرکت کی آزادی پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ان لیڈروں کو مقبوضہ علاقوں میں جانے کی اجازت نہیں ہے ظاہر ہے کہ انڈونیشی لیڈر جمہوریہ انڈونیشیا کی حکومت سے آزادانہ طور پر مشورہ کرنے کے بعد ہی گفت و شنید شروع کر سکتے ہیں۔ اور موجودہ پابندیوں کی صورت میں وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ جب ان نئی تجاویز سے کوئی حل نہیں نکلتا تو ہم صرف مجلس تحفظ اور ان ملکوں پر بھروسہ کر سکتے ہیں جنہوں نے دہلی کانفرنس میں ہماری اتنی پر زور حمایت کی تھی۔" (اسٹار)

دولت مشترکہ کی صحت اور دق کانفرنس

لنڈن ۱۳ مارچ۔ مختلف ممالک کے نمائندے دولت مشترکہ اور ایمپائر کی صحت اور دق کانفرنس میں شرکت کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں یہ کانفرنس دق کو روکنے کی قومی انجمن اس سال ۵ جولائی سے ۸ جولائی تک لنڈن میں کر رہی ہے۔ گذشتہ کانفرنس میں پچاس ممالک کے ایک ہزار نمائندوں نے شرکت کی تھی۔ (اسٹار)

آسٹریلوی سیکیورٹی سروس

کنبرا ۱۳ مارچ۔ معلوم ہوا کہ جنوبی آسٹریلیا کی عدالت عالیہ کے جسٹس ریڈ جن کو ایک سال کی چھٹی دی گئی ہے آسٹریلیا کی سیکورٹی سروس کی برطانیہ کے نمونہ پر نئے سرے سے تنظیم کریں گے۔ (آسٹریلوی ※)

ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر پر پرچم سرنگوں کر دیا گیا

ڈھاکہ ۱۳ مارچ۔ کل جب سروجنی نائیڈو کے انتقال کی خبر یہاں پہنچی تو ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر کی عمارت پر ہندوستانی پرچم سرنگوں کر دیا گیا۔

مسٹر سنتوس کمار باسو ڈپٹی ہائی کمشنر ہندوستان متعینہ ڈھاکہ نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو ایک تعزیتی پیغام بھیجا گیا۔

مہاجرین کا گذارہ الاؤنس یکم اپریل سے بند کر دیا جائیگا

مزید ادائیگی نئی جانچ پڑتال تک ملتوی کر دی گئی ہے

لاہور ۱۳ مارچ۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کسٹوڈین جائیداد متروکہ مغربی پنجاب کی طرف سے مہاجرین کے لئے گذارہ الاؤنس کو یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے بند کر دیا گیا ہے۔ ان الاؤنسوں کی ادائیگی صرف منظور شدہ صورتوں میں موجودہ شہادت کی روشنی میں نئی جانچ پڑتال کے بعد کی جائے گی۔

اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کسٹوڈین صاحب نے کہا ہے کہ نئے بین الاقوامی معاہدہ کے ماتحت مغربی پنجاب میں مقیم پناہ گزینوں کو حق حاصل ہے کہ وہ ہندوستان میں واقع اپنی جائیداد کی حالت اور متعلقہ کسٹوڈین جو آمدن وصول کر رہے ہیں اس کی کیفیت آگاہ ہوں۔ الاؤنس لینے والے اور الاؤنس کے مستحق تمام اشخاص یا جنکی درخواستیں ابھی تک کسٹوڈین کے پاس زیر غور ہیں کو چاہیئے کہ وہ ہندوستانی ڈومینین کے کسٹوڈین کے پاس اپنی جائیداد سے متعلق ضروری اطلاع حاصل کرنے کے لئے درخواست کریں اور افسر مذکور سے حاصل شدہ سرٹیفیکیٹ کو مسٹر ایم زیڈ خان اسسٹنٹ سیکرٹری وزارت مہاجرین پاکستان ریذیڈنسی لاہور کی خدمت میں پیش کریں۔ آپ مغربی پنجاب میں ایڈیشنل کسٹوڈین مقرر ہو رہے ہیں اور اس قسم کا کام انکے چارج میں ہوگا۔ کسی قسم کا اور ثبوت قابل قبول نہ ہوگا۔ توقع ہے کہ منظور شدہ درخواستوں کی پڑتال کا کام تین مہینہ میں ختم ہوگا جس کے بعد زیر التوا باقی درخواستوں کی کاروائی کی جاتی گی۔ لہذا مہاجرین کو چاہیئے کہ وہ اپنے مفاد کی خاطر جتنی جلدی ہو سکے مطلوبہ سرٹیفکیٹ پیش کریں۔

دو فرانسیسی افسروں پر مقدمہ

پیرس ۱۳ مارچ۔ فرانس کے وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ ایک فوجی عدالت میں سراغرسانی کے الزام میں دو فرانسیسی افسروں پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان میں سے ایک کمیونسٹ پارٹی کا ممبر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے "ایک غیر شناخت شدہ حکومت کو دستاویزات دینے کا اعتراف کیا ہے۔ دوسرا فرانس کی روسی انجمن کارکن ہے"

کراچی ۱۳ مارچ۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کا تجارتی مشن جو اس وقت ہندوستان میں ہے ۱۰ مارچ کو مشرقی پاکستان جائے گا۔

دس تاریخ کو ڈھاکہ پہنچ کر یہ مشن ۱۲ مارچ کو چٹاگانگ جائے گا۔ اور وہاں کے تجارتی اور صنعتی حالات کا مطالعہ کرے گا۔